© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد اکرام تائب عارف والا

رنگ سخن

علم کے ساحر کا اب جادو ٹوٹ گیا
ہر سُو گھپ اندھیرا سُونی بستی ہے

ہا کی اور بلّے نے سب کچھ لوٹ لیا
ہم معمارِ قوم ہیں فاقہ مستی ہے

بال پریشاں، آنکھیں پُرنم دل ویراں
ساری دنیاحال پہ اپنے ہنستی ہے

کل تک شاہوں کے سر آگے جھکتے تھے
آج میری تقدیر میں کتنی پستی ہے

مہنگائی نے جینا دو بھر کر ڈالا
فکرِ نانِ شب کی ناگن ڈستی ہے

صدیوں کا اس دل میں بغض و کینہ ہے
پل دو پل کی گرچہ اپنی ہستی ہے

دن کو چین نہ رات کو نیند ہے آنکھوں میں
یارب تیری دنیا کیسی بستی ہے

اور تو ہر اک شے سونے کے بھاؤ ہے
بس اک خون کی بوتل تائب سستی ہے

© rasailojaraid.com